زندہ مذہب اسلام ہے یا ویدک دھرم

ایک ایسا مذہب جس میں روحانیت نہ ہو۔ زندگی نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کے برکات کا نزول نہ ہو۔ خدا تعالےٰ کا قرب رکھنے والے انسان نہ ہوں اور جس میں ضرورت کے وقت مصلحِ ربّانی کی بعثت نہ ہو۔ وہ کہنہ رسم و رواج کا مجموعہ تو کہلا سکتا ہے ربانی احکام کی بگڑی ہوئی شکلوں کا مرقع تو ہو سکتا ہے۔ دُور از عقل و فکر قصے کہانیوں کا طومار تو بن سکتا ہے لیکن زندہ اور سچا اور قابل عمل مذہب نہیں کہلا سکتا۔

موجودہ زمانہ میں جس قدر مذاہب دُنیا میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سے ہر ایک کے پیرو یہ ضرورت محسوس کر رہے ہیں کہ انہیں کسی مصلحِ ربّانی کی ضرورت ہے۔ جو انہیں صحیح راستہ دکھائے۔ اور ان کے مذہب کو ایسی باتوں سے پاک و صاف کرے جو مذہب کو گدلا کرنے کا باعث بن رہی ہیں لیکن سوائے اسلام کے کسی مذہب نے کوئی ایسا انسان ابھی تک پیش نہیں کیا۔ جسے خدا تعالےٰ کا مامور مرسل۔ اور اوتار ہونے اور خدا تعالےٰ کا کلام پانے کا دعوےٰ ہو۔ اور پھر اس دعوےٰ کے ایسے مؤثر دلائل و براہین رکھتا ہو جو سنجیدہ اور خوفِ خدا رکھنے والے لوگوں کو تسلیم خم کر دینے پر مجبور کرنے والے ہوں۔ اسلام نے اس زمانہ میں جبکہ ہر طرف سے مصلحِ ربّانی کی ضرورت کا شور برپا ہے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مسلمانوں کے لئے مہدی۔ عیسائیوں اور یہودیوں کے لئے مسیح۔ اور ہندوؤں کے لئے کرشن کا مرتبہ دے کر مبعوث فرمایا۔ اور آپ نے تمام دُنیا کو زندہ مذہب کی دعوت دی۔ اور نشانات کے ذریعہ ثابت کر دیا کہ زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہے۔

اس کے مقابلہ میں اگرچہ کسی اور مذہب کے پیرو کو یہ دعوےٰ کرنے کی تو جرأت نہ ہوئی۔ کہ خدا یا ایشور نے اسے دُنیا کی اصلاح کے لئے مقرر کیا ہے۔ اور وہ نہ صرف خدا تعالےٰ سے شرفِ ہمکلامی رکھتا ہے۔ بلکہ اپنے مخلص پیرؤوں کو بھی اس شرف سے مشرف کر سکتا ہے۔ تاہم ضرورتِ عام کو محسوس کرتے ہوئے ہر معروف مذہب میں کوئی نہ کوئی ایسا شخص کھڑا ہوتا رہا۔ جو اپنے مذہب کی صداقت کا مدعی تھا۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک سوامی دیانند ہیں۔ جنہوں نے ویدک دھرم کی صداقت کا دعوےٰ کیا۔ اور یہاں تک کہا۔ کہ سوائے اس دھرم کے اور کوئی مذہب دُنیا میں سچا نہیں اگرچہ ان کا یہ ادعا نہایت ہی مضحکہ خیز تھا۔ اور پھر اس کے ثبوت میں انہوں نے جو دلائل دیئے۔ اور جو تعلیم پیش کی۔ اس نے اسے اور زیادہ مضحکہ خیز بنا دیا۔ تاہم ہندوؤں میں سے ایک گروہ ان کا معتقد ہو گیا۔ اور اس نے اپنا نام آریہ سماج رکھ لیا۔ کچھ عرصہ تک تو پنڈت لیکھرام ایسے بعض عاقبت نااندیش آریوں نے دیگر مذاہب پر بے ہودہ اور گندے اعتراضات کر کے عوام الناس کو یہ سوچنے کا موقعہ ہی نہ دیا۔ کہ سوامی دیانند نے انہیں مذہبی اور روحانی لحاظ سے فائدہ کیا پہنچایا ہے اور وہ اعتراضات اور مباحثات کے شور و شر سے ہی دل بہلاتے رہے۔ لیکن جب آریہ مناظروں کے اس میدان میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خدا نے دانت کھٹے کئے۔ اور وہ بھاگ گئے تو سنجیدہ لوگوں کو یہ سوچنے کا موقعہ مل گیا۔ کہ آریہ سماج نے آجتک نہ تو کوئی مفید کام کیا ہے۔ اور نہ سوامی دیانند اس ضرورت کو پورا کر سکے ہیں۔ جو کسی مصلح کی ویدک دھرم میں پائی جاتی ہے۔ چنانچہ جہاں آریہ اخبار "پرکاش" ۲۵ ستمبر ۱۹۳۸ء نے لکھا ہے۔ کہ:-

"آریہ سماج نے ابھی کیا ہی کیا ہے۔ کیا ویدوں کے سمبندھ میں وہ اپنا کرتویہ پورن روپ میں پالن کر چکا ہے۔ کیا عرب میں اوم کا جھنڈا لہرانے کا خواب پورا ہو چکا ہے۔۔۔۔ جب اصلی کام کرنے کا وقت آیا تو آریہ سماج اداسین ہو گیا"

وہاں آریہ اخبارات ہی پکار پکار کر کسی اور رہنما کے آنے کی ضرورت کا اعلان کر رہے ہیں چنانچہ آریہ اخبار "پرتاپ" نے اپنے تازہ دسہرہ ایڈیشن میں "اے پیارے رام آجا" کے عنوان سے ایک لمبی نظم شائع کی ہے جس کے چند شعر یہ ہیں:-

اے نیک نام آجا	اے پیارے رام آجا
خالی ہے جام آجا	اے پیارے رام آجا
بگڑا ہے کام آجا	اے پیارے رام آجا
راحت ہو عام آجا	اے پیارے رام آجا

ایک اور نظم کا ایک شعر ہے:-

ہر سمت ظلم و جبر کا میدان گرم ہے۔
ہندوستان کو آج ضرورت ہے رام کی۔

اس قسم کی پکار سے صاف ظاہر ہے کہ سوامی دیانند خود آریوں کے نزدیک بھی وہ ضرورت پوری کرنے سے قطعاً قاصر رہے ہیں جس کا انہیں خود

مدینۃ المسیح

قادیان ۳ اکتوبر۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے متعلق بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور بخیر و عافیت سندھ پہونچ گئے ہیں۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کا اپریشن ہوگیا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں

دار الصناعت قادیان کے شعبہ فرنیچر کے اساتذہ اور طلباء جن کی تعداد پندرہ تھی۔ ۱۷ اگست کو نیو اسمبلی چیمبر لاہور میں کام کرنے کے لئے گئے تھے واپس آگئے ہیں۔ خوشی کی بات ہے وہاں انہوں نے پنجاب کے اعلیٰ ترین کارخانوں کے ساتھ مقابلہ کا کام کیا اور عمدہ کام کر کے سرٹیفکیٹ حاصل کئے ؛

آج منیرہ کی ٹورنامنٹ کا فائنل میچ احمدیہ سپورٹس کلب اور خلیل روورز کلب لاہور کے درمیان ہوا۔ جس میں احمدیہ سپورٹس کلب تین گول سے جیت گیا۔ میچ کے بعد جلسہ تقسیم انعامات ہوا۔ مفصل آئندہ

یکم اکتوبر۔ جامعہ احمدیہ میں زیر صدارت ملک غلام فرید صاحب ایم۔ اے جلسہ تقسیم انعامات منعقد ہوا جس میں سکرٹری احمدیہ ٹورنامنٹ کمیٹی نے رپورٹ پڑھی۔ بعد ازاں صاحب صدر نے انعامات تقسیم کئے ؛

قادیان میں چوری کی وارداتیں اور پولیس کی ناکامی

جیسا کہ ایک گزشتہ اشاعت میں بتایا جا چکا ہے۔ کچھ عرصہ سے قادیان میں چوریوں کا سلسلہ ایسا شروع ہے جو ختم ہونے میں نہیں آتا۔ اور نہ ہی پولیس ان چوریوں کی تحقیق میں کامیاب ہو سکی ہے۔ گزشتہ سے پیوستہ رات پھر ایک چوری کی واردات ہوئی۔ ایک غریب سقہ کا موسم سرما کا اسباب چار عدد لحاف اور برتن وغیرہ چوری ہو گئے۔

یہ بتایا جا چکا ہے کہ قادیان میں حکومت نے نہ صرف تھانہ قائم کر رکھا ہے بلکہ ایڈیشنل پولیس بھی رکھی ہوئی ہے۔ اس کے علاوہ بخیال خود انتظام کو اعلیٰ بنانے کے لئے ٹاؤن کمیٹی کے چوکیداروں کو جو اکثر احمدی تھے نکال کر مذہبی سکھوں وغیرہ کی بھرتی کر لی گئی ہے۔ مگر معاملہ بالعکس ہو رہا ہے۔ انچارج سب انسپکٹر علاقہ صدر بٹالہ کی قابلیت ہوشیاری کا اس سے بڑھ کر کیا ثبوت ہو سکتا ہے۔ کہ ابھی تک کسی ایک بھی چوری کا سراغ نہیں لگایا جا سکا۔ اور سنا گیا ہے۔ کہ اپنی اس ناکامی کا الزام جماعت احمدیہ کے ذی اثر افراد پر عائد کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ان کی طرف سے تحقیقات میں نہ صرف یہ کہ مدد نہیں دی جاتی۔ بلکہ رخنہ ڈالا جاتا ہے۔ یہ الزام جس ذہنیت کا پتہ دیتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔ بھلا کسی عقل و فکر میں یہ بات آسکتی ہے۔ کہ قادیان میں جہاں کی اکثر آبادی احمدیوں کی ہے۔ چوریاں ہوں۔ اور احمدیوں کے ہاں ہوں۔ احمدیوں کا مال اور جان خطرہ میں ہو۔ احمدی ذمہ وار حکام کو ان وارداتوں کے روکنے کے لئے توجہ پر توجہ دلائیں۔ لیکن پھر انہی کی طرف سے تحقیق کی راہ میں رخنہ اندازی کی جائے۔ در اصل یہ اپنی نالائقی کو چھپانے کا ایک بہانہ ہے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ حکام ضلع اس بڑھتی ہوئی شرارت کے انسداد کے لئے خاص کوشش کریں گے۔ اور ان کی طرف سے کسی لائق افسر کے تقرر کے متعلق فوری تدابیر اختیار کی جائیں گی۔ جس کے لئے ہم ان کے خاص طور پر شکر گزار ہوں گے۔

آنریبل ڈاکٹر سر چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب کے سی ایس آئی کی دانہ زید کا میں تشریف آوری

۳۰ ستمبر۔ جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کشمیر تشریف لے جاتے ہوئے گیارہ بارہ بجے کے قریب بذریعہ موٹر یہاں پہنچے۔ علاقہ کے معززین اور عوام جن میں احمدی غیر احمدی اور غیر مسلم سب شامل تھے جمع تھے۔ آپ نے تمام سے مصافحہ کیا۔ دوپہر کا کھانا کھا کر ایک کھلی اور سایہ دار جگہ میں نماز جمعہ پڑھانے کے لئے تشریف لے گئے۔ ارد گرد کی تمام احمدیہ جماعتیں مثلاً گھٹیالیاں۔ قلعہ صوبا سنگھ۔ مالو کے بھگت۔ کوٹ آغا۔ گھنوکے ججہ۔ چندر کے منگولے۔ پوہلا مہاراں۔ عبدی پور خانو والی میانوالی۔ دھرگ میانہ اور بدوملہی وغیرہ حاضر تھیں۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبہ جمعہ فرمودہ ۱۶ ستمبر کا خلاصہ اور لب لباب پنجابی زبان میں آپ نے لوگوں کے ذہن نشین کرانے کے بعد فرمایا جماعت احمدیہ کو چاہیئے۔ کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات کے ماتحت اپنے عملی پہلو کو مضبوط کرے۔ اور بجائے زبانی مباحثات کے اپنے اعمال سے لوگوں کو تبلیغ کرے ؛

نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد آپ نے خلافت جوبلی تحریک کی اہمیت کو واضح کرتے ہوئے فرمایا کہ دنیاوی لوگ تو اپنے لیڈروں اور حکمرانوں کی سلور جوبلی محض نمائشی اور اپنی دنیاوی اغراض کے ماتحت مناتے ہیں۔ اور ان میں جبر کا پہلو بھی ہوتا ہے۔ لیکن ہم صرف اپنے اولوالعزم خلیفہ کی کامیاب اور کامران خلافت پر پچیس سال گزرنے پر نیز سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پچاس سالہ قیام پر اظہار خوشنودی کرنے اور اللہ تعالیٰ کے افضال جو خلافت ثانیہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ اپنے جذبات تشکر و امتنان کے ادا کرنے کے لئے خلافت سلور جوبلی منا رہے ہیں اللہ تعالیٰ کو ہی اس کا علم ہے۔ کہ ہماری آئندہ زندگی میں ہمیں پھر یہ موقعہ نصیب ہوگا یا نہیں اس لئے آپ لوگوں کو چاہیئے۔ کہ پوری ہمت اور جانفشانی سے جوبلی فنڈ میں حصہ لینے اور اس کی ادائیگی و فراہمی کے لئے کوشش کریں۔

تقریر کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا۔ مجھے آپ لوگوں سے روحانی اور جسمانی دوہرا تعلق ہے۔ کیونکہ یہاں دانہ زید کا میں میرے ننہال ہیں۔ اور میں آپ لوگوں کا نواسہ ہوں۔ اس لئے آپ لوگ زیادہ سے زیادہ اس تحریک کو کامیاب بنائیں۔ کیونکہ یہ تحریک آپ کے نواسے کی طرف سے کی گئی ہے۔ ۷ بجے شام آپ ڈسکہ تشریف لے گئے ؛

خاکسار۔ رشید احمد خان باجوہ

انجمن احمدیہ گوجرانوالہ کا ایک عظیم الشان تبلیغی جلسہ

۱۰۔ ۱۱ اکتوبر ۱۹۳۸ء بروز سوموار و منگلوار ہوگا۔ جس میں مرکز کے قابل مبلغین و دیگر فاضل لیکچرار تشریف لائیں گے۔ لہذا تمام انجمن ہائے احمدیہ ضلع گوجرانوالہ کو خصوصاً و دیگر احباب کو عموماً اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ مقررہ تاریخوں پر جلسہ کی رونق میں اضافہ کر کے شکریہ کا موقعہ دیں۔ رہائش و خوراک کا انتظام بذمہ انجمن ہوگا۔ البتہ موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانے کی تکلیف گوارا فرمائیں۔

خاکسار۔ عبد الرحمٰن سکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ گوجرانوالہ

بعض صحابہؓ کے متعلق رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کلماتِ زجر

(۱)

اصلاح کے لئے تشدد کی ضرورت

اصلاحِ خلق کا کام اپنے اندر جس قدر اہمیت رکھتا ہے۔ اور اس کے لئے جس غیر معمولی تدبر۔ غیر معمولی ذہانت اور غیر معمولی قوتِ قدسیہ کی ضرورت ہے۔ اس کو مدنظر رکھتے ہوئے اس بات کا سمجھنا کوئی مشکل نہیں۔ کہ جس انسان کے کندھوں پر یہ عظیم الشان بار ہو۔ اور جس کا فرضِ منصبی اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ مقرر کیا گیا ہو۔ کہ وہ اپنے پیروؤں کو صحیح مذہب پر قائم کرے۔ ان کی کمزوریوں کو دور کرنے کی کوشش کرے۔ اور اسلام کی طرف جس قدر غلط امور منسوب کئے جاتے ہوں۔ ان کا دفاع کرے۔ اس کے لئے جہاں یہ امر نہایت ضروری ہے۔ کہ وہ رافت و رحمت کا مجسمہ ہو۔ دوسروں کی تکلیف کو اپنی تکلیف سمجھنے والا۔ اور ان کے دکھوں کو اپنا دکھ قرار دینے والا ہو۔ وہاں یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس کے اندر ایک حد تک سختی کا مادہ بھی پایا جاتا ہو۔ تا وہ اس مہربان ڈاکٹر کی طرح جو بعض اوقات مریض کی ہمدردی کے لئے نشتر چلانے پر مجبور ہوتا ہے۔ اپنے پیروؤں کو صحیح راستہ پر گامزن کرنے کے لئے اگر کسی وقت سختی کی ضرورت محسوس کرے۔ تو اس سے بھی کام لے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے فطرتِ انسانی میں جہاں اور بہت سے مادے رکھے ہیں۔ وہاں تشدد اور گرفت کا مادہ بھی رکھ دیا ہے۔ ہمارا روز مرہ کا تجربہ ہے۔ کہ بسا اوقات ماں باپ کو اپنے بچوں پر سختی کرنی پڑتی ہے۔ استاد اپنے شاگردوں کو ڈانٹتے ہیں۔ افسر اپنے ماتحتوں کو زجر کرتے ہیں۔ اور کوئی شخص نہیں کہتا کہ یہ زجر ذلت کا باعث ہوتی ہے۔ بلکہ ہر شخص اس کی ضرورت کو تسلیم کرتا ہے۔ اور کہتا ہے۔ کہ بے شک محبت سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ مگر جہاں ضرورت ہو۔ وہاں سختی کا استعمال بھی غیر ضروری نہیں۔

روحانی راہنماؤں کو زجر و توبیخ کرنے کا حق

جب دُنیوی نظام میں جائز طور پر سختی سے کام لینا پڑتا ہے۔ اور روزانہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ باپ بچے پر یا خاوند بیوی پر یا اُستاد شاگرد پر ناراضی کا اظہار کرتا ہے۔ تو کیونکر کہا جا سکتا ہے کہ مذہبی نظام میں جو مرکزی نقطہ ہو۔ وہ اگر کسی کی روحانی اصلاح کے لئے گرفت کرے اور زجر و توبیخ سے کام لے۔ تو یہ معیوب امر ہے۔ جس طرح دُنیوی نظام کے مختلف حلقے ہیں۔ اسی طرح مذہبی نظام کے بھی مختلف حلقے ہیں۔ کبھی ایک نبی براہ راست اپنی امت کی تعلیم و تربیت کر رہا ہوتا ہے۔ جو ضرورت کے وقت زجر کرتا اور خطاکار کو مناسب سزا دیتا ہے۔ کبھی نبی کا خلیفہ اس کی جگہ کام کر رہا ہوتا ہے اس وقت وہ اپنے پیروؤں کی اس رنگ میں نگرانی کرتا ہے۔ اسی طرح مجددینِ امت۔ اور اولیاء و اقطاب کو بھی اپنے اپنے دائرہ میں اصلاحِ خلق کے لئے اس قسم کا طریق اختیار کرنا پڑتا ہے۔ کیونکہ انہیں اس بات کا حق ہوتا ہے۔ کہ وہ اگر مناسب سمجھیں تو سختی سے کام لیں۔ تورات اور انجیل کی تعلیم کو ہم کیوں ناقص کہتے ہیں۔ اسی لئے کہ تورات نے صرف تشدد کا پہلو لے لیا۔ اور انجیل نے صرف نرمی اور عفو کا پہلو اختیار کر لیا حالانکہ نہ صرف تشدد سے اصلاح ہو سکتی ہے۔ اور نہ صرف عفو سے۔ بلکہ نرمی اور سختی۔ عفو اور انتقام۔ دونوں قوتوں کے برمحل استعمال سے اصلاح ہوتی ہے۔ اور جبکہ ہمارا یہ اعتقاد ہے۔ کہ قرآن کریم نے افراط اور تفریط سے بچتے ہوئے سختی اور نرمی دونوں کی بنی نوعِ انسان کو اجازت دی ہے۔ اور جبکہ ہم یہ بھی یقین رکھتے ہیں۔ کہ وہ لوگ جن کے سپرد اللہ تعالےٰ اپنے بندوں کی نگرانی کرتا ہے۔ وہ کامل الخلق ہوتے ہیں۔ تو ہم کیونکر کہہ سکتے ہیں۔ کہ کامل الاخلاق اور کامل القویٰ وجود صرف نرمی سے ہی کام لیں۔ سختی کی انہیں اگر ضرورت بھی ہو۔ تو خاموش رہیں۔

غرض جائز ضرورت کے موقعہ پر سختی سے کام لینا اسلام کی تعلیم کے عین مطابق۔ اور اصلاح کے لئے نہایت ضروری ہے۔ مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ غیر مبایعین کے آرگن "پیغامِ صلح" کی یہ دیرینہ عادت ہے۔ کہ جب کبھی حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ جماعت کی تربیت کے نقطۂ نگاہ سے اپنی جماعت کے کسی فرد کے کسی ناروا فعل پر ناپسندیدگی کا اظہار کریں۔ تو وہ خوشی سے اچھلنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ اصلاح اور تربیت کے نقطۂ نگاہ سے ایک مذہبی لیڈر کا اپنے کسی قصوروار پیرو کے متعلق زجر کے کلمات استعمال کرنا دینی اور دُنیوی دونوں لحاظ سے قابلِ اعتراض نہیں۔ اور تو اور رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسے بے مثال مزکی انسان کو بھی بعض اوقات ایسا کرنا پڑا۔ یعنی آپ نے بعض صحابہ کرام کے متعلق کلماتِ زجر استعمال فرمائے چنانچہ

(۱)

مکہ میں جن دنوں مسلمانوں پر کفار و مشرکین کی طرف سے پےَ بہ پےَ مظالم ہو رہے تھے۔ جب بے گناہ مسلمان مردوں۔ اور عورتوں کو نہایت بے دردانہ طور پر مارا اور پیٹا جاتا تھا۔ جب انہیں گندی سے گندی گالیاں دی جاتیں۔ جب انہیں بھوکا اور پیاسا رکھ کر ہلاک کرنے کی کوشش کی جاتی تھی۔ جب ان کا مال و متاع اُن سے چھین لیا جاتا تھا۔ جب انہیں ریتلے میدانوں میں دوپہر کے وقت گرم گرم پتھروں پر گھسیٹا جاتا تھا۔ جب ان کے سروں پر غلاظت ڈالی جاتی تھی۔ ان کے راستے میں کانٹے بچھائے جاتے تھے۔ اور انہیں ہر ممکن طریق سے دکھ دیا جاتا تھا۔ ایک دن خباب بن الارتؓ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ مسلمانوں پر قریشِ مکہ کی مظالم کی انتہا ہو گئی۔ آپ ان کے لئے بد دعا کیوں نہیں کرتے۔ بخاری میں لکھا ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات سنی۔ تو باوجودیکہ انہوں نے ظلم کے خلاف آواز بلند کی تھی۔ آپ کا چہرہ غصہ سے تمتما اٹھا۔ اور آپ ایک جوش کی حالت میں اٹھ کر بیٹھ گئے اور فرمایا۔ دیکھو تم سے پہلے وہ لوگ گزرے ہیں۔ جن کے سروں پر آرے رکھ کر انہیں دو ٹکڑے کر دیا گیا۔ مگر انہوں نے اُف نہ کی۔ اور وہ خدا تعالےٰ کے دین کی اشاعت میں لگے رہے۔ پھر تم ان تکالیف سے کیوں گھبرا گئے ہو۔

19

(۲)

بخاری میں ہی آتا ہے۔ کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما میں کسی بات پر تکرار ہو گئی۔ جس نے ناگوار صورت اختیار کر لی۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ ناراضگی کی حالت میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچے۔ اس وقت آپ نے اپنی چادر کا دامن اوپر اٹھایا ہوا تھا۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دیکھتے ہی حاضر الوقت صحابہ رضؓ سے فرمایا۔ معلوم ہوتا ہے۔ تمہارے صاحب یعنے ابوبکر رضؓ کا کسی سے جھگڑا ہوگیا ہے۔ حضرت ابوبکر رضؓ آئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ اور عرض کیا یارسول اللہ میرے اور ابن خطاب رضؓ کے درمیان کچھ جھگڑا ہوگیا ہے۔ جس پر میں نادم ہوا۔ اور میں نے اس سے معافی چاہی مگر اس نے مجھے معاف کرنے سے انکار کر دیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب یہ بات سنی تو آپ کو سخت تکلیف ہوئی۔ اور آپ نے تین دفعہ فرمایا۔ ابوبکر رضؓ خدا تجھے معاف کرے گا۔ اس کے بعد حضرت عمر رضؓ کو بھی اپنے فعل پر ندامت پیدا ہوئی۔ اور وہ حضرت ابوبکر رضؓ کے مکان پر گئے۔ مگر انہیں وہاں نہ پایا۔ پھر وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور سلام کر کے بیٹھ گئے۔ اس وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ غصہ سے سرخ ہو رہا تھا۔ آپ نے حضرت عمر رضؓ کو سخت ڈانٹا حتےٰ کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو ان الفاظ میں حضرت عمر رضؓ کی سفارش کرنی پڑی۔ کہ (انا کنت اظلم۔ کہ رسول اللہ قصور تو میرا ہی تھا۔ اور اس فقرہ کو آپ نے دو دفعہ دہرایا۔ اس کے بعد رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم تمام صحابہ رضؓ کی طرف مخاطب ہوئے اور فرمایا۔ دیکھو اللہ تعالےٰ نے جب مجھے مبعوث فرمایا تو تم سب نے کہا کہ تو جھوٹا ہے۔ مگر ابوبکر رضؓ نے کہا تو سچا ہے۔ اور اس نے میری تصدیق کی۔ اور اپنی جان اور اپنے مال سے میری مدد کی۔ پس کیا تم میری خاطر ابوبکر کو دکھ دینے سے باز نہیں آسکتے۔ آپ نے دو دفعہ یہی الفاظ دہرائے۔ روائت آتی ہے کہ اس کے بعد حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو پھر کسی نے کبھی کوئی تکلیف نہیں دی۔ (بخاری جلد ۳ کتاب تفسیر القرآن سورۃ الاعراف صفحہ ۹ مصری)

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا جو مرتبہ ہے وہ کون نہیں جانتا۔ لیکن اس موقعہ پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے متعلق جس شدت کے ساتھ ناراضگی کا اظہار کیا۔ اس کا تصور کر کے بھی جسم کانپنے لگتا ہے لیکن کیا حضرت عمر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کیلئے یہ بات باعث ندامت اور ہتک تھی۔ قطعاً نہیں۔ جو اسے باعث ہتک قرار دیتا ہے۔ وہ حد درجہ کا بے ادب اور گستاخ ہے۔

(۳)

اسی طرح فتح مکہ کے موقعہ پر جب لشکر اسلامی تزک و احتشام کے ساتھ مکہ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ تو اس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام فوجی دستوں کو یہ حکم دے دیا۔ کہ سوائے انتہائی مجبوری کے وہ کسی سے لڑائی نہ کریں۔ اور ہرگز کسی پر کوئی زیادتی نہ ہو۔ اس وقت ایک دستہ فوج میں مدینہ کے انصار تھے۔ اور ان کا سردار سعد بن عبادہ تھا۔ جب یہ لوگ شہر کے نزدیک پہونچے۔ تو سعد نے باواز بلند کہنا شروع کر دیا۔ کہ الیوم یوم الملحمۃ کہ آج خونریزی کا دن ہے۔ اور آج مکہ والوں کے لئے کوئی امان نہیں۔ جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ خبر پہونچی۔ تو آپ سخت ناراض ہوئے۔ اور آپ نے علم اسلامی اس سے کر اسے افسری سے معزول کر دیا۔ اور اس کی بجائے اس کے بیٹے قیس کو اس دستہ فوج کا افسر مقرر کیا۔

(۴)

حضرت اسامہ بن زید کہتے ہیں کہ ایک غزوہ کے موقعہ پر میں نے اور ایک انصاری نوجوان نے ایک کافر کے تعاقب میں اپنے گھوڑے ڈال دیئے۔ جب ہم اس کے قریب پہونچے۔ اور ہم نے چاہا۔ کہ تلوار سے اس کا سر اڑا دیں تو اس نے لا الہ الا اللہ کہہ دیا۔ یہ دیکھ کر وہ انصاری نوجوان تو رک گیا۔ مگر میں نے کوئی پروا نہ کی۔ اور اسے نیزہ مار کر ہلاک کر دیا۔ جب ہم واپسی پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور آپ کے پاس اس واقعہ کا ذکر ہوا۔ تو اسامہ کہتے ہیں کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم مجھ پر سخت ناراض ہوئے۔ اور آپ بار بار فرماتے۔ کہ یا اسامۃ اقتلتہ بعد ما قال لا الہ الا اللہ اے اسامہ کیا تونے اسے لا الہ الا اللہ کہنے کے بعد قتل کر دیا۔ وہ کہتے ہیں میں نے کہا یارسول اللہ اس نے یہ کلمہ دل سے تھوڑا پڑھا تھا۔ اس نے تو ڈر کے مارے لا الہ الا اللہ کہا تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پھر ناراض ہوئے اور آپ نے فرمایا ھل شققت قلبہ۔ کیا تونے اس کا دل چیر کر دیکھ لیا تھا۔ کہ وہ جو کچھ کہہ رہا ہے منافقت سے کہہ رہا ہے۔ ایمان سے نہیں کہہ رہا۔ غرض رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اس قدر ناراض ہوئے کہ وہ صحابی کہتے ہیں تمنیت انی لم اکن اسلمت قبل ذالک الیوم (مسلم جلد اول کتاب الایمان) میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی۔ کہ کاش میں آج سے پہلے مسلمان نہ ہوا ہوتا۔ تا میرے اس فعل سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسقدر تکلیف نہ پہنچتی یہ واقعہ میدان جنگ کا ہے جبکہ جذبات بہت مشتعل ہوتے ہیں۔ اس وقت ایک مجاہد صحابی سے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھ کر بار بار موت کے مونہہ میں گھس رہا تھا۔ یہ غلطی سرزد ہوئی۔ کہ ایک غیر مسلم کی جس نے عین اس وقت جبکہ وہ زد میں آگیا۔ محض زبان سے لا الہ الا اللہ کہہ دیا تھا۔ جان بخشی نہ کی۔ مگر اس پر رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے شدید ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ جو کہ صحابی کے لئے باعث ہتک نہیں تھا۔

(۵)

احادیث میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روائت آتی ہے کہ بنی مخزوم کی ایک عورت نے ایک دفعہ چوری کی۔ لوگوں نے چاہا کہ کوئی شخص اس عورت کے معاملہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سفارش کرے۔ لیکن کسی نے اس کی جرأت نہ کی۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حدود کے قائم کرنے میں بڑے سخت تھے۔ آخر اسامہ بن زید نے کہا میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس سفارش کرتا ہوں۔ چنانچہ انہوں نے اس عورت کی سفارش کی۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس سفارش کو نہائت برا منایا۔ اور آپ نے حضرت اسامہ بن زید پر اپنی ناراضگی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا۔ دیکھو یہ بنی اسرائیل کی عادت تھی۔ کہ جب ان میں سے کوئی بڑا آدمی چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کوئی غریب آدمی چوری کرتا۔ تو اس کے ہاتھ کاٹ دیتے۔ مگر میرا یہ حال ہے۔ کہ لو ان فاطمۃ بنت محمد سرقت لقطعت یدھا (بخاری جلد ۲ کتاب بدءُ الخلق) اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کرے۔ تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔

حضرت اسامہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جو محبت تھی وہ تاریخ اسلام کا علم رکھنے والے اصحاب سے پوشیدہ نہیں۔ مگر جب انہوں نے غلطی سے ایک ایسے معاملہ میں سفارش کر دی۔ جس کے متعلق شریعت حد لگانے کا فیصلہ دے چکی ہے۔ تو آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا۔ اور کہا کہ یہاں چھوٹے بڑے کا سوال نہیں۔ بلکہ سوال یہ ہے۔ کہ جس سے قصور سرزد ہوا ہے۔ اس کے متعلق شریعت نے کس سزا کا فیصلہ کیا ہوا ہے۔ جب شریعت یہ کہتی ہے۔ کہ چور کے ہاتھ کاٹ دو۔ تو مخزومی عورت کیا۔ اگر میری بیٹی بھی چوری کرے تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دوں۔

اسی طرح احادیث سے اور بھی کئی مثالیں پیش کی جاسکتی ہیں۔ مگر چونکہ یہ مضمون لمبا ہوگیا ہے۔ اس لئے ان کا ذکر انشاء اللہ تعالےٰ کسی اگلی اشاعت میں کیا جائیگا۔

مضافاتِ قادیان میں تبلیغ کے متعلق ضروری کوائف

دو ہفتہ میں ایک صد سے زائد افراد احمدیت میں داخل ہوئے

۱- قادیان دارالامان کے گرد و نواح میں جو تبلیغ شروع کی گئی ہے اس میں مکرم و معظم خانصاحب عبد اللہ خاں نے چھ ماہ تک مبلغ عــہ روپے کی امداد دینے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اسی طرح مکرم چوہدری نور الدین صاحب نے مقامی تبلیغ کے لئے صہ روپے عنائت فرمائے ہیں۔

۲- میاں محمد رمضان صاحب دوکاندار نے مقامی تبلیغ کے لئے ایک ماہ وقف کیا۔

۳- موضع ڈھیری والا میں چار خاندان
موضع بیری میں ۔ دو خاندان
قلعہ ٹیک سنگھ میں ایک خاندان
موضع میانی میں دو خاندان
موضع مصطفٰے آباد میں ایک خاندان
موضع چھ چینے میں ایک خاندان
موضع دنجواں میں تین خاندان

کل تعداد اکتالیس خاندان سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ ان خاندانوں کی نفری یقیناً ایک سو افراد سے زائد ہے۔

۴- اس عرصہ میں مندرجہ ذیل دیہات کا دورہ کیا گیا۔ پھیرو چیچی۔ بگول۔ گھوڑے واہ۔ بیری دو دفعہ۔ ڈڈ گرہیش۔ بہادر پور۔ رجوعہ۔ کھوجکی پور دنجواں۔ ممرا۔ لوکل۔ علاقہ ستھیالی۔ جہت پور۔ ان مواضعات میں سے جہت پور میں مناظرہ کیا گیا۔ اور دنجواں میں تنظیم اور تربیت کے لئے ایک جلسہ کیا گیا۔ جس میں ایک درجن کے قریب احمدی دیہات کے لوگ شامل ہوئے۔

مندرجہ ذیل احباب تبلیغ میں مشغول رہے۔

مولوی دل محمد صاحب۔ چوہدری نبی بخش صاحب۔ مولوی قمر الدین صاحب چوہدری علی محمد صاحب۔ میاں محمد رمضان ساکن قادیان۔ منشی محمد رمضان مدرس اٹھوال۔ مولوی نذیر احمد صاحب فاضل۔ میاں عبد الحق صاحب

موضع بیری کی پرانی جماعت نے تبلیغ کا کام جوش سے شروع کر دیا ہے۔ اور اس گاؤں کے بعض دوستوں نے مسجد کے نام چھ گھماؤں کے قریب اور کنواں وقف کیا ہے۔ اس زمین میں اگر کوشش کی جائے تو اعلےٰ قسم کا باغ لگ سکتا ہے۔ اور ایک خاندان کے گزارہ کے لئے کافی آمد ہو سکتی ہے۔ کنواں قابل مرمت ہے جس پر قریباً یک صد روپیہ خرچ ہوتا ہے۔

قادیان کے قرب و جوار میں جو وہاں جماعتیں ہیں۔ ان کی تربیت کے لئے یہ انتظام کیا جا رہا ہے۔ کہ ہر ایک گاؤں میں مرکز کی طرف سے ایک آدمی مقرر کیا جائے۔ اور اس کے گزارہ کی صورت اس طرح پیدا کی جائے۔ کہ گاؤں کے لوگ مسجد کے نام کچھ اراضی وقف کر دیں۔ اور معلم و مربی کا گزارہ اس اراضی پر ہو۔ ایسے معلم اور مربی مرکز کی طرف سے بھیجے جائیں گے۔ اور وقتاً فوقتاً تبدیل ہوتے رہیں گے۔

جن جماعتوں میں اس قسم کی صورت پیدا نہ ہو سکے وہاں یہ کوشش کی جائیگی کہ ایسے دوست کوئی پیشہ کر سکے یا تجارت کر سکے یا کسی اور طریقہ سے اپنے گزارہ کی صورت پیدا کریں۔

قادیان کی پبلک میں مقامی تبلیغ کی طرف خاص توجہ ہے۔ اور عرصہ زیر رپورٹ میں دستہ نمبرا نیشنل لیگ کور کے نوجوانوں نے موضع ناتھ پور ٹھیکری والا اور موضع بسرا میں تبلیغ کی۔ میں ان تمام احباب کا تہ دل سے شاکر ہوں اور تمام ان معاونین علی البر والتقوٰی کے لئے دعا کرتا ہوں۔ کہ خدا تعالےٰ ان کو دینی اور دنیاوی امور میں بیش از پیش ترقی عنایت فرمائے۔ اور اس صلہ میں کہ انہوں نے دنیا میں نور و ہدایت پھیلانے کی کوشش کی۔ ان کے دلوں کو اپنے نور سے منور فرمائے۔ آمین۔ خاکسار فتح محمد سیال

قرآن بغیر متن شائع نہیں ہونا چاہیئے

اخبار سٹیٹسمین ۷ ستمبر ۱۹۳۸ء میں ایک صاحب اردو اور ہندی کے مسئلہ پر اظہار خیالات کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"عربی زبان کو سیکھنا تا کہ اصل قرآن مجید کو پڑھا جا سکے۔ دراصل بےمعنی سی ہے" اور اس کے بعد مسلمانوں کو یہ تلقین کرتے ہیں۔ کہ جس طرح اصل بائیبل جو عبرانی میں ہے۔ لیکن انگریزوں نے اس عبرانی زبان کو عام لوگوں کے فائدہ کے لئے دوسری زبانوں کا جامہ پہنا دیا ہے۔ اسی طرح کیوں نہ ان کی طرح قرآن مجید کا ترجمہ ہی کافی سمجھا جائے"

اسی قسم کے خیالات کا اظہار بعض اور لوگ بھی کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ بعض مسلمان بھی یہ کہہ دیتے ہیں۔ اور بعض نے تو قرآن کے تراجم بغیر متن شائع بھی کئے۔ انہی میں سے غیر مبایعین بھی ہیں۔ لیکن یہ نہایت ہی قابل اعتراض اور نقصان رساں طریق عمل ہے۔

عربی زبان چونکہ ایک وسیع زبان ہے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کا کلام۔ اس لئے کوئی اور زبان ان تمام مطالب پر حاوی نہیں ہو سکتی۔ اور نہ کسی انسان میں یہ طاقت ہے کہ کسی دوسری زبان کو عربی کا قائم مقام بنا سکے۔

پھر تراجم میں تبدیلی کرنا آسان کام ہے یہی وجہ ہے عیسائیوں اور یہودیوں کی کتاب مقدس میں تحریف و تبدیل ایک عام بات ہے۔ برخلاف اس کے قرآن مجید میں کوئی تبدیلی نہیں بنا سکتا۔ یہ فخر بھی صرف قرآن مجید کو ہی حاصل ہے۔ کیونکہ اس کا متن قائم ہے۔

پھر مضمون نگار صاحب فرماتے ہیں۔ کہ فارسی رسم الخط کو اس لئے ترک کر دیا جائے۔ کہ اس میں لٹریچر موجود نہیں۔ میں اس وقت رسم الخط کی بحث نہیں کرنا چاہتا لیکن یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ہمیں فارسی رسم الخط سے بقول ان کے اس لئے محبت ہے کہ وہ عربی رسم الخط کی طرح ہے۔ اور جب عربی میں ہر قسم کا لٹریچر موجود ہے اور عربی زبان میں بہتر سے بہتر کتاب مل سکتی ہے۔ تو پھر کیوں نہ عربی کو ہی رائج کیا جائے۔

صلاح الدین رشید قادیان

"کِہ تا" کی ترکیب کے متعلق ایک اور سند

یہ اعتراض عام مخالفین کرتے رہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک شعر میں "کِہ تا" کی جو ترکیب استعمال فرمائی ہے۔ وہ خلاف فصاحت ہے اس کے متعلق جناب مالک رام صاحب ایم۔ اے نے مسلمہ شعراء کی سندات پیش کی تھیں جو کہ الفضل میں شائع ہو چکی ہیں۔ چونکہ مخالفین اعتراض کرتے میں ہٹ دھرمی کرتے ہیں۔ اس لئے اتمام حجت کے لئے دیوان حافظ سے بھی سند پیش کی جاتی ہے۔ چنانچہ حافظ صاحب ساقی نامہ میں فرماتے ہیں۔ ؎ بقیہ

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

کلکتہ

مولوی محمد یار صاحب عارف کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ عرصہ زیر رپورٹ میں بیماری سے اچھا ہونے کے بعد کمزوری باقی تھی۔ تاہم انفرادی تبلیغ کی۔ جمعہ کے خطبہ میں مخلص احمدی بننے کے ذرائع بیان کئے۔ اتوار کے جلسہ کو کامیاب بنانے کی تجاویز بمشورہ احباب کی گئیں۔ جلسہ میں اسلام کے زندہ خدا کے مضمون پر تقریر کرتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بیان کی۔ اس کے علاوہ انفرادی تبلیغ کی گئی ایک جلسہ کالج اسکوائر میں کیا گیا جس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر انگریزی میں تقریر کی۔ اور بتایا کہ آپ کل ادیان کے موعود ہیں خدا کے فضل سے حاضرین نے جو ڈیڑھ صد کے قریب تھے بہت اچھا اثر لیا۔

برہمن بڑیہ (بنگال)

مولوی ظل الرحمٰن صاحب برہمن بڑیہ سے رپورٹ کرتے ہیں۔ کہ صبح کو قرآن کریم کا اور شام کو حدیث کا درس روزانہ دیتا رہا۔ درس القرآن کا ایک حصہ رسالہ احمدی کے لئے بنگلہ زبان میں ترجمہ کیا۔ نیز نزول المسیح کی فارسی نظم کا ایک حصہ بنگلہ زبان میں ترجمہ کیا۔ ہندو اور غیر احمدیوں کو انفرادی تبلیغ کی۔ ایک محلہ میں مستورات کے جلسے کرائے۔ خدا کے فضل سے مستورات میں بیداری کے آثار نمودار ہیں۔ امیر صاحب پراونشل انجمن احمدیہ بنگال کے ہمراہ تمام علاقہ کی انجمنوں کا دورہ کیا۔ اور سب انجمنوں کے سکرٹریوں اور پریذیڈنٹوں کا ایک جلسہ منعقد کیا۔ اس کے علاوہ آٹھ اصحاب سے پرائیویٹ ملاقات کر کے تبلیغ کی گئی۔

سرحد

مولوی یحییٰ الدین صاحب کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ مختلف مواقع پر تبلیغ کرتا رہتا ہوں۔ شیعہ مناظر کے قرآن کے متعلق اشتہار لکھا جا چکا ہے عنقریب شائع کیا جائے گا۔ تبلیغ کا دروازہ تو کھل گیا ہے۔ لیکن علماء زمانہ سخت مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ علاقہ اچھے نمونہ کا بہت محتاج ہے۔

سندھ

مولوی محمد نذیر صاحب قریشی باندھی سے تحریر فرماتے ہیں کہ لیکچر صداقت احمدیت پر ایام زیر رپورٹ میں ۲۷ غیر احمدی معززین سے پرائیویٹ ملاقات کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔ عنقریب کچھ آدمی بیعت کرنے والے ہیں۔

محمد مبارک صاحب مبلغ باندھی سے تحریر فرماتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۷ مواضعات کا دورہ کیا۔ تین لیکچر دیئے ۱۲ غیر احمدی صاحبان کو پرائیویٹ ملاقاتوں کے ذریعہ تبلیغ کی گئی۔

راولپنڈی

مولوی چراغ الدین صاحب مبلغ حلقہ راولپنڈی تحریر فرماتے ہیں کہ روزانہ قرآن کریم و حدیث و کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا درس دیا جاتا ہے وفود کے ذریعہ تبلیغ کی گئی وفود کی رپورٹیں خوش کن ہیں۔ پبلک جلسہ کی تجویز کی جا رہی ہے۔

کوٹ رحمت خاں

محمد ابراہیم صاحب شاد سکرٹری تبلیغ کوٹ رحمت خاں تحریر کرتے ہیں کہ ماہ اگست میں انصار اللہ کے چار ہفتہ وار اجلاس ہوئے۔ جن میں سے ایک پبلک جلسہ بھی ہوا۔ صداقت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اجرائے نبوت۔ اتمام حجۃ علی المنکرین پر احباب نے تقاریر کیں۔

مربم آباد

ہمارے علاقہ میں عیسائیت کا ایک مرکز ہے۔ وہاں کے پادری جوذی نام نے جو انگریز ہے بات چیت کرنے سے بالکل انکار کر دیا۔ ہم نے سوال کیا۔ کہ مسیح علیہ السلام کس طرح خدا بن گئے۔ کہنے لگے یہ ایک بھید ہے۔ جس کو نہ ہم سمجھے اور نہ تم کو سمجھا سکتے ہیں۔

ایک جگہ غیر احمدیوں سے مناظرہ ہوا اور کامیابی کے ساتھ واپس آئے۔ غیر احمدیوں میں سے بعض نے صاف طور پر تسلیم کیا۔ کہ ہمارا مولوی مناظرہ نہیں کر سکتا۔ اور ساتھ ہی ہمارے اخلاق کی بھی تعریف کی۔ افراد جماعت تبلیغ باقاعدہ کرتے ہیں۔ اور دو احباب نے ہم میں سے ماہ اگست کا مہینہ تبلیغ کے لئے وقف کیا تھا۔ جو کہ ارد گرد کے علاقہ میں تبلیغ کرتے رہے۔

مقامی جماعت میں حدیث اور قرآن کریم کا سلسلہ درس و تدریس جاری ہے بعض دوست سلسلہ کے کاموں کے ساتھ خاص دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور اپنے اوقات صرف کر کے بھی دین کے کاموں میں حصہ لیتے ہیں۔

چک ۶ ب ایل ۱۱

محمد ابراہیم صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ چک ۶ ب ایل ۱۱ تحریر کرتے ہیں۔ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر یہاں تشریف لائے۔ بعد نماز جمعہ ایک رومن کیتھولک پادری صاحب سے تبادلہ خیالات ہوا۔ مولوی صاحب نے چند ایک سوالات بائبل اور انجیل سے الوہیت مسیح پر پادری صاحب سے کئے۔ لیکن ان سے کوئی معقول جواب نہ بن پڑا۔ آخر پادری صاحب نے معذرت کی۔ کہ ہم ایک دوسرے چک میں جا رہے ہیں۔ پھر رات کو مولوی صاحب نے ایک پبلک تقریر کی جسے لوگوں نے توجہ سے سنا۔ اس میں احمدی غیر احمدی۔ عیسائی سب شامل تھے۔

اوکاڑہ

سید عبد الرشید صاحب احمدی اوکاڑہ سے تحریر کرتے ہیں۔ کہ مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر کے یہاں دو لیکچر ہوئے۔ پہلا مضمون "اسلام محبت کا پیغام لایا ہے" تھا کافی لوگ جمع ہو گئے۔ اور سارا لیکچر سکون و امن سے لوگوں نے سنا۔

دوسرا مضمون "خصوصیات اسلام" تھا۔ اور اختتام لیکچر پر اسلام زندہ مذہب ہے کے ثبوت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ذات بابرکات کو پیش کیا۔ (نظارت دعوۃ و تبلیغ)

قرارداد تعزیت

۲۸ ستمبر ۱۹۳۸ء اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ کا ایک اجلاس مدرسہ احمدیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ جس میں مندرجہ ذیل ریزولیوشن باتفاق رائے پاس ہوا۔

ہم تمام اساتذہ و طلباء مدرسہ احمدیہ اپنے ایک عزیز میاں عنایت اللہ صاحب متعلم جماعت ششم کی وفات پر جو ایام تعطیلات میں واقع ہوئی۔ اپنے دلی افسوس اور رنج کا اظہار کرتے ہیں۔ کیونکہ مرحوم ایک صالح۔ با اخلاق اطاعت گذار اور سلسلہ کے کاموں میں دلچسپی رکھنے والا نوجوان تھا۔

ہم عزیز مرحوم کے والدین سے جن کو اس پیرانہ سالی میں یہ صدمہ روح فرسا پیش آیا۔ ان کے اس ہونہار فرزند کی وفات پر دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہیں۔ کہ مولا کریم انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ اور مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے۔

ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ

وصیتیں

نمبر ۵۱۵۰ منکہ محمد عمر ولد نھنے شاہ قوم سید پیشہ ملازمت عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۰۵ء ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ ۵/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

۱۔ اسوقت میری جائداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

۲۔ میرا گزارہ اس وقت ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ ۳۰/۰ روپے ماہوار ہے۔ میں اپنی ماہوار آمد کا دسواں حصہ تا زیست خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں داخل کراتا رہوں گا۔

۳۔ میرے مرنے کے بعد میری جسقدر جائیداد منقولہ وغیر منقولہ ثابت ہو۔ اس کے بھی دسویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں وصیت کردہ جائیداد کے حصہ میں سے کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان داخل کرا دوں تو وہ اس میں سے منہا سمجھی جائے گی۔ العبد محمد عمر احمدی قادیان فاروق منزل حال ملازم دفتر چیف کمشنر صاحب دھلی۔ گواہ شد شیخ محمد یعقوب ٹیچر ایم۔ بی سکول کوچہ چیلاں دہلی۔ گواہ شد: عزیز الرحمٰن حال ملازم امپیریل کونسل آف اگریکلچرل ریسرچ نئی دھلی۔

نمبر ۵۱۰۷ منکہ ملک افتخار احمد ولد ملک گلاب الدین صاحب قوم ککے زئی افغان پیشہ ملازمت عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی ساکن کلانور ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری اسوقت کوئی جائداد نہیں۔ میرا گزارہ صرف میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو بصورت ملازمت احمد آباد سنڈیکیٹ سندھ مبلغ ۔/۵۰ روپے ماہوار ہے۔ میں بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان اپنی ماہوار آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی جائیداد ثابت ہوگی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ قادیان مالک ہوگی۔

العبد :۔ افتخار احمد بقلم خود حال احمد آباد ڈاکخانہ نبی سر روڈ سندھ

گواہ شد :۔ غلام سرور بقلم خود احمد آباد

گواہ شد :۔ محمد نذیر قریشی مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ۔

نمبر ۵۱۵۱ منکہ شیخ بشیر احمد ولد شیخ عزیز الدین قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر اکتیس سال پیدائشی احمدی ساکن بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۳۸ ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں۔ اسوقت میرا گزارہ میری ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ مبلغ چالیس روپیہ ماہوار ملتے ہیں۔ میں اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہ بماہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کراتا رہونگا میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد منقولہ یا غیر منقولہ ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم حصہ وصیت کردہ میں سے ادا کر دوں۔ تو وہ رقم اسی حصہ وصیت کردہ سے منہا سمجھی جائے گی۔

العبد :۔ شیخ بشیر احمد بقلم خود مستری الیکٹرک سپلائی اینڈ ٹریکشن کمپنی کارشیڈ دہلی۔ گواہ شد :۔ شیخ محمد یعقوب احمدی ٹیچر ایم۔ بی سکول کوچہ چیلاں دہلی گواہ شد :۔ محمد ارجمند احمدی کوارٹر ۲۰۷ میر درد روڈ نئی دھلی۔

نمبر ۵۰۵۹ منکہ ملک حمید علی ولد شیخ محمد شفیع صاحب قوم ککے زئی پیشہ ملازمت عمر اندازاً چوبیس سال پیدائشی احمدی ساکن قادیان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳۸ ۱۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں اسوقت میری کوئی جائیداد نہیں ہے۔ کیونکہ مکرم والد صاحب بفضل ایزدی زندہ ہیں۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ پندرہ روپے ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ میرے مرنے کے وقت میری جسقدر جائیداد ہو۔ اسکے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد حمید علی کارکن بیت المال گواہ شد نور خان کلرک بیت المال قادیان بقلم خود۔ گواہ شد نور محمد کارکن بیت المال قادیان بقلم خود۔ گواہ شد چوہدری فیض احمد انسپکٹر بیت المال قادیان

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۲ اکتوبر۔ میونخ کانفرنس کے بعد برطانیہ اور فرانس کا رجحان ہٹلر کی طرف ہے جب تک مسٹر چیمبرلین برسر اقتدار ہیں۔ گورنمنٹ کی پالیسی مسولینی اور ہٹلر کی خوشنودی حاصل کرنے تک ہی محدود رہے گی۔ جرمن پریس میں آج کل انگریزوں کو اپنا دوست لکھا اور ظاہر کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلہ میں معلوم ہوا ہے کہ ہٹلر نے برطانیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کے خلاف اخباری پروپیگنڈا بند کیا جائے۔ ممکن ہے کہ اس کے متعلق کوئی نیا قانون مرتب ہو جائے۔

نئی دہلی ۲ اکتوبر۔ آج ہری جن کالونی میں کانگرس ورکنگ کمیٹی کا اجلاس ہوا۔ کمیٹی نے آسام کی صورت حالات پر بحث کرنے کے علاوہ ڈاکٹر کھارے کے متعلق آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے ریزولیوشن پر بحث کی۔ اور فیصلہ کیا کہ ڈاکٹر کھارے کو دو سال کے لئے کانگرس سے نکال دیا جائے۔ اس فیصلہ کے مطابق اب ڈاکٹر کھارے آئندہ دو سال کے لئے کانگرس کے ابتدائی ممبر بھی نہیں رہ سکیں گے۔ ورکنگ کمیٹی نے ڈاکٹر کھارے سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ سی پی اسمبلی سے مستعفی ہو جائیں۔

شملہ ۲ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ پنجاب اور بمبئی کی حکومتوں نے سپیشل پولیس کے آدمیوں کو آنسو رلانے والی گیس کے استعمال کی ٹریننگ دینی شروع کر دی ہے۔ پنجاب میں پھلور کے مقام پر ایک پولیس ٹریننگ سکول اس مقصد کے لئے کھولا گیا ہے۔ جہاں گیس کے استعمال کا طریقہ سکھایا جاتا ہے۔

وی آنا ۲ اکتوبر۔ آسٹریا کے چار ہزار یہودی ڈاکٹروں کی ڈگریاں خاص حکم سے منسوخ کر دی گئی ہیں۔ یہ ڈاکٹر نہ تو ڈگریاں رکھ سکتے ہیں اور نہ اس پیشہ کے ذریعہ روزی کما سکتے ہیں۔

وارسا۔ یکم اکتوبر۔ پولینڈ کی فوجیں دو بجے بعد دوپہر تیشن میں داخل ہو گئی ہیں۔ تیشن کے ضلع کا باقی حصہ آئندہ دس روز میں پولینڈ کے حوالہ کر دیا جائیگا

اور دوسرے علاقے ۲۵ نومبر کو اسے دیدیئے جائیں گے۔ نیز چیکوسلواکیہ کی فوجوں نے ایگر لینڈ کو خالی کر دیا ہے اور جرمن فوجیں سوموار منگل اور بدھ وار کو اس پر قابض ہونگی۔ سوڈیٹن علاقہ میں جرمن افواج نے تمام سرحدی چوکیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ مغرب میں واقع سوڈیٹن علاقہ میں جرمن فوجیں سوموار کو داخل ہونگی۔

لنڈن ۲ اکتوبر۔ گورنمنٹ چیکوسلواکیہ نے گورنمنٹ برطانیہ کو لکھا ہے کہ میونخ کے فیصلہ کے نتیجہ کے طور پر اسے جو اقتصادی مشکلات پیش آئیں گی حکومت ان کی طرف فوری توجہ دے۔

بوڈاپیسٹ ۲ اکتوبر۔ ہنگری کے وزیر اعظم نے ایک تقریر براڈکاسٹ کرتے ہوئے چیکوسلواکیہ سے مطالبہ کیا ہے کہ اس کے جس علاقہ میں ہنگری لوگ آباد ہیں۔ اسے گورنمنٹ ہنگری کے حوالے کر دے۔

ہانکو ۲ اکتوبر۔ گورنمنٹ چین نے اعلان کیا ہے کہ اس کی افواج کی جاپانی فوجوں سے زبردست لڑائی ہوئی۔ جس میں تین ہزار جاپانی ہلاک ہوئے۔ اور تین سو قید کر لئے گئے۔

پٹیالہ ۲ اکتوبر۔ آج شہر میں بڑے بڑے پوسٹر چسپاں پائے گئے۔ جن میں لوگوں سے اپیل کی گئی کہ وہ کثرت سے کانگرس میں شامل ہوں۔ پوسٹر میں دو درجن مطالبات مہاراجہ صاحب پٹیالہ سے کئے گئے۔ پولیس نے یہ پوسٹر اتار لئے۔

برلن یکم اکتوبر۔ جنرل گورنگ کے حکم سے ایک نیا قانون ملک میں جاری کیا گیا ہے جس کی رو سے ہر اس غیر ملکی ہوائی جہاز کو توپوں سے اڑا دیا جائیگا جو ملک کے اوپر سے گذریگا۔ معلوم ہوا ہے کہ سرحدوں پر ہوائی جہازوں کی پولیس تعینات کر دی گئی ہے۔

حیدرآباد سندھ ۲ اکتوبر۔ یہاں ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس نے ایک آرڈر نافذ کیا ہے۔ جس کی رو سے دسہرہ کے موقع پر تلواروں اور لاٹھیوں اور دوسرے ہتھیاروں کو اپنے ساتھ رکھنے کی ممانعت کر دی ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ جنرل فرانکو کے جاسوسوں نے یہاں کے چند انگریز تاجروں سے سازش کر کے کئی لاکھ پونڈ فرانکو کو بھیجنے کی کوشش کی مگر پولیس کو علم ہو گیا اور اس نے ان سب کو گرفتار کر لیا۔ پونڈ جہاز پر لادے جا چکے تھے۔ کہ روک لئے گئے۔

کراچی ۲ اکتوبر۔ ایک جرمن ہوائی جہاز کے ذریعہ حکومت افغانستان کے لئے بھاری تعداد میں یہاں اسلحہ پہنچ گیا ہے کل ۶۳۷ صندوق جنگی اسلحہ کے ہیں۔

سرگودھا ۲ اکتوبر۔ ضلع بھر میں زبردست ژالہ باری ہوئی تحصیل سرگودھا میں تقریباً ۵۰ دیہات تحصیل شاہ پور میں ۴۰ دیہات اور تحصیل خوشاب میں تقریباً ۲۰ دیہات میں ژالہ باری ہوئی۔ تحصیل سرگودھا کے دیہات کی فصل کپاس بالکل تباہ ہو گئی ہے۔

لنڈن یکم اکتوبر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چین میں جاپان کی فوجوں کو سخت مشکلات کا سامنا ہو رہا ہے جن کی وجہ سے جاپانی فوجی افسر چاہتے ہیں۔ کہ چین کے سابق وزیر اعظم کو جنرل چیانگ کائی شیک سے لڑا دیا جائے۔ معلوم ہوا ہے کہ انہوں نے ڈاکٹر تنگ سابق وزیر اعظم چین کو لاکھوں پونڈ پیش کئے۔ مگر انہوں نے انکار کر دیا اور جواب دیا کہ میں اپنے وطن سے غداری نہیں کر سکتا۔

شملہ ۲ اکتوبر۔ انڈین سول سروس کے آئندہ امتحان کے متعلق ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پانچ امیدواروں کو کھلے مقابلہ کے ذریعہ منتخب کیا جائیگا پانچ آسامیاں مسلمان امیدواروں کے لئے مخصوص ہیں انہیں نامزد کیا جائیگا جتنے مسلمان کھلے مقابلہ میں آئیں گے۔ نامزدگیوں میں اتنی ہی کمی کر دی جائے گی تاریخ امتحان اور جگہ کا اعلان بعد میں کیا جائیگا۔

پراگ یکم اکتوبر۔ آج شام کو پراگ ریڈیو سٹیشن سے جو پیغام براڈکاسٹ کیا گیا ہے۔ اس میں معاہدہ میونخ کو چیک قوم سے سخت بے انصافی کے مترادف قرار دیتے ہوئے کہا گیا کہ طاقتور ممالک نے ایک ایسی قوم سے بے انصافی کی ہے۔ جو ہمیشہ بین الاقوامی امن کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانی اور ایثار کرنے پر آمادہ رہتی تھی چیکوسلواکیہ نے دوسرے ممالک سے ہمیشہ تعلقات قائم رکھنے کی کوشش کی۔ لیکن اسے اس کا عوضانہ بے انصافی کی شکل میں دیا گیا ہے۔

پٹنہ ۲ اکتوبر۔ آج وزیر اعظم بنگال فضل الحق صاحب کی صدارت میں آل انڈیا مسلم تعلیمی کانفرنس کا اجلاس ہوا۔ جس میں ایک ریزولیوشن کے ذریعہ واردھا سکیم کو مسترد کیا گیا۔ نیز یہ بھی کہا گیا کہ سارے ملک میں مفت اور لازمی تعلیم کا انتظام ہونا چاہئیے لڑکوں اور لڑکیوں کی تعلیم کے لئے علیحدہ علیحدہ انتظامات ہونے چاہئیں ان صوبوں کے سوا جہاں اردو کا رواج نہیں ذریعہ تعلیم اردو ہونا چاہئیے اور جن صوبوں میں اردو کا رواج نہیں ان صوبوں میں ذریعہ تعلیم اس صوبہ کی زبان ہونی چاہئیے۔

لنڈن (بذریعہ ڈاک) لارڈ سسل پریذیڈنٹ لیگ آف نیشنز یونین "ڈیلی ٹیلیگراف" کے نام ایک مکتوب میں لکھتے ہیں۔ کہ برطانیہ کے موجودہ رویہ کی ذمہ داری ہر ہٹلر پر نہیں۔ کنگ فریڈرک سے لے کر آج تک جرمنوں کا رویہ ایسا ہی رہا ہے۔ میں جرمنی کے وعدوں کو کاغذ کے پرزے سے زیادہ وقعت دینے کے لئے تیار نہیں۔

شملہ ۲ اکتوبر۔ توقع کی جاتی ہے کہ لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند ۲۴ اکتوبر کو

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا کر اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر: غلام نبی